نام کتاب ——— خواتین کی اصل عظمت اور حقوق
طبع اوّل (فروری 2007ء) ——— 1000
زیر اہتمام ——— انجمن خدّام القرآن سندھ، کراچی
قیمت ——— 16/- روپے

کراچی میں لائبریریز اور مکتبہ جات کے پتے

1- قرآن اکیڈمی، خیابانِ راحت، درخشاں، فیز 6، ڈیفنس فون: 5340022-23
2- 11 - داؤد منزل' نزد فریسکو سوئیٹ' آرام باغ فون: 2216586 - 2620496
3- حق اسکوائر' عقب اشفاق میموریل ہسپتال' بلاک 13-C' گلشنِ اقبال فون: 4993464-65
4- دوسری منزل، حق چیمبر، بالمقابل بسم اللہ تقی ہسپتال، کراچی ایڈمنسٹریشن سوسائٹی فون: 4382640
5- قرآن مرکز، نزد مسجد طیبہ، سیکٹر 35/A، زمان ٹاؤن، کورنگی نمبر 4 فون: 5078600
6- A-368، بلاک-D، نزد سہیل بیکری، نارتھ ناظم آباد فون: 6034671-6674474
7- فلیٹ نمبر 202، ماریہ اپارٹمنٹ، نزد ناگن چورنگی، نارتھ کراچی فون: 6034673
8- قرآن مرکز B-181، بالمقابل زین کلینک، نزد مادام اپارٹمنٹس، چھوٹا گیٹ، شارع فیصل۔ 4591442
9- قرآن اکیڈمی یٰسین آباد، فیڈرل بی ایریا بلاک 9 فون: 6806561 - 6337346
10- بیسمنٹ، سالقین بسیرا، بلاک 14، گلستانِ جوہر۔ فون: 0321-9261317
11- قرآن مرکز، R-20، پایونیئر فاؤنٹین، فیز 2، گلزارِ ہجری، KDA اسکیم 33 فون: 4645101
12- متصل محمدی آٹوز، اسلام چوک، سیکٹر 11 1/2، اورنگی ٹاؤن۔ فون: 0320-5063398
13- قرآن مرکز لانڈھی، مکان نمبر 861، سیکٹر 37-D، لانڈھی نمبر 2، نزد رضوان سوسائٹی
14- رضوان سوسائٹی بس اسٹاپ، یونیورسٹی روڈ۔ فون: 8143055

خواتین کی اصل عظمت اور حقوق

قرآنِ حکیم کی روشنی میں

یکم دسمبر **2006**ء کو پاکستان میں تحفظِ حقوقِ نسواں کے نام سے ایک بل کا نفاذ ہوا۔ اِس بل کے مندرجات کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ اِس بل میں خواتین کا ساتھ ہونے والے ظلم وستم کا مداوا ہے اور نہ ہی اُن کے حقوق کا تحفظ۔ مناسب محسوس ہوتا ہے کہ ہمارے علم میں یہ بات آئے کہ از روئے قرآنِ حکیم خواتین کی اصل عظمت اور حقوق کیا ہیں؟ پھر یہ کوشش کی جائے کہ خواتین کو اُن کے حقوق دیئے جائیں اور اِن حقوق کا تحفظ بھی کیا جائے۔ خواتین کی عظمت اور اُن کے حقوق کے حوالے سے قرآن حکیم سے رہنمائی کے حصول سے قبل ضروری ہے کہ ہم جانیں کہ خواتین کے ساتھ نزولِ قرآن سے قبل اور اِس کے بعد ظلم کی کیا کیا صورتیں رہی ہیں۔

خواتین کے ساتھ ظلم وزیادتی

نزولِ قرآن سے قبل دورِ جاہلیت میں خواتین کی حق تلفی کی حسبِ ذیل صورتیں تھیں:

- عورت کو بنی نوع انسان میں گناہوں کی ابتدا کرنے والی اور فتنہ وفساد کی جڑ سمجھا جاتا تھا۔
- عورت کی پیدائش کو منحوس سمجھا جاتا اور اُسے زندہ دفن کردیا جاتا تھا۔
- عورت کو مرد کی خدمت گار، کنیز اور اُس کی خواہشات کی تسکین کے لئے کھلونا سمجھا جاتا تھا۔
- عورت کو وراثت اور دیگر تمام حقوق سے محروم رکھا جاتا تھا۔

مغربی تہذیب کے زیرِ اثر مساوات، آزادی اور حقوقِ نسواں کے پُرفریب نعروں کے ذریعہ خواتین پر کئی زیادتیاں کی جارہی ہیں:

- مصنوعی مساوات کی آڑ میں عورت پر پیدائش و پرورشِ اولاد کی ذمہ داری کے ساتھ ساتھ

خاندان کی کفالت کی اضافی ذمہ داری اور بوجھ بھی ڈال دیا گیا ہے۔

- عورت کو اپنے تجارتی مفادات کے لئے اشتہاری کھلونا بنا دیا گیا ہے۔
- آرٹ، ماڈلنگ اور تفریح کے نام پر عورت کے وقار کو مجروح کیا جا رہا ہے اور اُس کی آبرو کی برسرِعام توہین کی جا رہی ہے۔
- نکاح کی بندش کے بغیر جنسی تعلق کے ذریعہ عورت کی عصمت کو پامال کیا جا رہا ہے۔
- عورتوں اور مردوں کے آزادانہ میل جول کو فروغ دے کر بیوی کو شوہر کی توجہ سے محروم کیا جا رہا ہے۔
- عورتوں اور مردوں کے آزادانہ میل جول کی وجہ سے عورتوں کو جاذبِ نظر بننے کے لئے زیب و آرائش پر کثیر اخراجات کرنے پڑتے ہیں۔

ہمارے معاشرے میں خواتین کے ساتھ ظلم و زیادتی کا بازار اِس طرح گرم ہے :

- خواتین کو وراثت سے عام طور پر محروم رکھا جاتا ہے۔
- خواتین کی قرآن سے شادی کر دی جاتی ہے تاکہ اُن کے حصہ کی زرعی جائیداد کو اپنے خاندان کی تحویل میں رکھا جا سکے۔
- وٹہ سٹہ یعنی متبادل رشتوں کے طور پر نکاح سے خواتین کو مہر سے محروم کر دیا جاتا ہے۔
- ونی کی رسم جس میں قصاص کے بدل کے طور پر قاتل کے خاندان کی چھوٹی بچیوں کا نکاح مقتول کے خاندان کے مردوں سے کر دیا جاتا ہے اور بعض اوقات اِن رشتوں میں شوہر اور بیوی کے درمیان عمروں میں بے انتہا تفاوت ہوتا ہے۔
- عورتوں کی خرید و فروخت کی جاتی ہے اور اُنہیں میراث بنا لیا جاتا ہے۔
- مہر عورت کی بجائے اُس کے والد یا ولی لے لیتے ہیں۔
- عاقلہ بالغہ خاتون کی شادی اُس کی رضامندی کے بغیر کی جاتی ہے۔
- بیک وقت تین طلاق دے کر خاندان برباد کر دیا جاتا ہے۔

خواتین کے ساتھ ظلم و زیادتی کی وجہ

خواتین کے ساتھ ظلم و زیادتی اللہ کی ہدایت سے پہلوتہی کا نتیجہ ہے۔ ہر انسان کے حقوق کی پاسداری صرف اور صرف اللہ کی عطا کردہ ہدایت پر عمل کرنے میں ہے۔ انسان کسی حیثیت میں ہو، اُس کا سب سے بڑا خیر خواہ اللہ ہے۔ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے :

هُوَ مَوْلٰكُمْ ۚ فَنِعْمَ الْمَوْلٰى وَنِعْمَ النَّصِيْرُ ۝ (الحج :78)

''وہی تمہارا ساتھی ہے پس کیا خوب ساتھی اور کیا خوب مدد گار ہے''۔

اللہ تعالیٰ تمام ہی انسانوں پر فضل کرنے والا ہے :

اِنَّ اللّٰهَ لَذُوْ فَضْلٍ عَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَشْكُرُوْنَ ۝ (یونس :60)

''بے شک اللہ لوگوں پر مہربان ہے لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے''۔

مختلف حیثیتوں ذمہ داریاں ادا کرنے والے افراد کے درمیان حقوق و فرائض کا معاملہ ایسا ہے کہ اِن میں باہمی اختلاف ہو ہی جاتا ہے۔ اب جن معاملات میں اختلاف ہو، اُن اختلاف کا فیصلہ کرنے والا بھی اللہ ہے :

وَمَا اخْتَلَفْتُمْ فِيْهِ مِنْ شَيْءٍ فَحُكْمُهٗٓ اِلَى اللّٰهِ (الشوریٰ :10)

''اور تم جس بات میں اختلاف کرتے ہو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف سے ہوگا''۔

ہمارا ایمان ہے کہ اللہ سے بہتر فیصلہ کسی کا نہیں ہو سکتا :

وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ ۝ (المائدۃ :50)

''اور کون بہتر ہے اللہ سے فیصلہ کے اعتبار سے اُن کے لئے جو یقین رکھتے ہیں؟''

آیئے دیکھتے ہیں کہ اللہ نے اپنی کتاب میں خواتین کو کیا عظمت دی اور اُن کے کیا حقوق بیان فرمائے؟

تخلیق کے اعتبار سے مردوں اور خواتین میں مساوات کا بیان

قرآنِ حکیم تخلیق کے اعتبار سے مردوں اور خواتین کو بالکل مساوی مقام دیتا ہے کیونکہ دونوں

ایک ہی اللہ کی مخلوق اور ایک ہی انسانی جوڑے کی اولاد ہیں :

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّخَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّنِسَآءً (النساء : 1)

''اے لوگو! اپنے اُس رب کی نافرمانی سے بچو جس نے تم سب کو پیدا کیا ایک جان (حضرت آدمؑ) سے اور اُس ہی کی نوع سے اُس کا جوڑا (اماں حوا سلامٌ علیہا کو) بنایا پھر اُن دونوں سے پھیلا دیے (پیدا کرکے) کثرت سے مرد اور خواتین''۔

قرآنِ حکیم اس تصور کی نفی کرتا ہے کہ اپنی نوع کے اعتبار سے مرد افضل ہے اور عورت کم تر۔ اِس کے برعکس قرآنِ حکیم میں بار بار یہ حقیقت واضح کی گئی کہ مرد اور خواتین ایک ہی نوع سے تخلیق کیے گئے ہیں :

هُوَ الَّذِىْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ وَّجَعَلَ مِنْهَا زَوْجَهَا لِيَسْكُنَ اِلَيْهَا

''وہی (اللہ) تو ہے جس نے تمھیں ایک جان سے پیدا کیا اور اُسی کی نوع سے اُس کا جوڑا بنایا تا کہ وہ اُس سے راحت حاصل کرے''۔ (الاعراف : 189)

وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا (النحل : 72)

''اور اللہ نے تمہاری نوع سے تمہارے لئے جوڑے پیدا کیے''۔

وَمِنْ اٰيٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۭ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ (الروم : 21)

''اور اُس کی نشانیوں میں سے ہے کہ اُس نے تمہارے لئے تمہاری ہی نوع سے جوڑے پیدا کیے تا کہ تم اُن کی طرف (مائل ہوکر) سکون حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کردی۔ بے شک اِس میں نشانیاں ہیں اُن کے لئے جو غور کرتے ہیں''۔

عظمت کے بیان میں مردوں کے مساوی اہمیت

قرآنِ حکیم میں عظمت کے اعتبار سے مردوں میں جو مقام سیدنا ابراہیمؑ کو دیا گیا وہی مقام

خواتین میں حضرت مریم سلامٌ علیہا کو دیا گیا۔ اِس کے شواہد حسبِ ذیل ہیں :

i- قرآنِ حکیم میں دونوں کے نام سے سورتیں موسوم کی گئیں۔ سورۃ نمبر 14 کا نام ہے ''ابراہیم'' اور سورۃ نمبر 19 کا نام ہے'' مریم''۔

ii- حضرت ابراہیمؑ اور حضرت مریم سلامٌ علیہا ، دونوں کو اللہ کے چنے ہوئے سعادت مندوں میں شمار کیا گیا۔

وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ۭ وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ (البقرۃ : 130)

''اور کون ہے جو حضرت ابراہیمؑ کے راستے سے ہٹ جائے؟ سوائے اُس کے جس نے اپنے آپ کو حماقت میں ڈال لیا۔ ہم نے اُن کو دنیا میں چن لیا تھا اور آخرت میں بھی وہ صالحین میں شامل ہوں گے''۔

وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰۗىِٕكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰي نِسَاۗءِ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (آلِ عمران : 42)

''اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بے شک اللہ نے تمہیں چن لیا اور پاکیزہ کردیا اور تمام جہان کی عورتوں پر فضیلت دی''۔

iii- حضرت ابراہیمؑ کی طرح حضرت مریم سلامٌ علیہا کو بھی اللہ کا فرمانبردار ہونے کی سند عطا کی گئی۔

اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ كَانَ اُمَّةً قَانِتًا لِّلّٰهِ حَنِيْفًا (النحل : 120)

''بے شک ابراہیمؑ (اللہ کی اطاعت کے لئے بالکل) یکسو ہوکر اپنی ذات میں اللہ کی فرمانبردار امت تھے''۔

وَمَرْيَمَ ابْنَتَ عِمْرٰنَ الَّتِيْٓ اَحْصَنَتْ فَرْجَهَا فَنَفَخْنَا فِيْهِ مِنْ رُّوْحِنَا وَصَدَّقَتْ بِكَلِمٰتِ رَبِّهَا وَكُتُبِهٖ وَكَانَتْ مِنَ الْقٰنِتِيْنَ ۝ (التحریم : 12)

''اور (اللہ نے مومنوں کے لئے مثال بیان فرمائی) عمران کی بیٹی مریم کی جنھوں نے اپنی

عصمت کی حفاظت کی تو ہم نے اُس میں اپنی روح میں سے پھونک دیا اور اُنہوں نے اپنے رب کے کلام اور اُس کی کتابوں کی تصدیق کی اور وہ فرمانبرداروں میں سے تھیں‘‘۔

iv- حضرت ابراہیمؑ کی طرح حضرت مریم سلامُ علیہا کو بھی مرتبۂ صدیقیت عطا کیا گیا۔

یہ مرتبہ اللہ کے انعام یافتہ بندوں میں سے کچھ کو حاصل ہوتا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا ﴿﴾

‘‘اور جو کوئی اللہ اور رسولؐ کی اطاعت کرے تو ایسے ہی لوگ (آخرت میں) اُن (مقبول بندوں) کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام فرمایا ہے یعنی انبیاء اور صدیقین، شہداء اور صالحین اور یہ کیا ہی اچھے رفیق ہیں‘‘۔

اللہ کے انعام یافتہ بندے چار ہیں انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ گناہوں سے توبہ کر کے اللہ کی بندگی اختیار کرنے والا بندہ صالح کہلاتا ہے۔ صالحین میں سے صدیقین کا مقام و مرتبہ وہ لوگ پاتے ہیں جن کا مزاج غور و فکر کرنے والا ہوتا ہے۔ وہ زندگی اور کائنات کے حقائق پر غور کر کے معرفتِ حق کے حصول کی منزلیں طے کرتے ہیں۔ حضرت ابراہیمؑ اسی مرتبہ کے حامل تھے اور پھر اللہ نے اُنہیں نبوت سے بھی سرفراز فرمایا :

وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ اِبْرٰهِيْمَ ۭ اِنَّهٗ كَانَ صِدِّيْقًا نَّبِيًّا ﴿﴾ (مریم : 41)

‘‘اور کتاب میں سے ابراہیمؑ کا ذکر کیجیے۔ بے شک وہ صدیق نبی تھے‘‘۔

یہی مقام و مرتبہ اللہ نے حضرت مریم سلامُ علیہا کو بھی عطا فرمایا :

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۭ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ ۭ

‘‘مسیح ابن مریم تو صرف (اللہ کے) رسول تھے۔ اُن سے پہلے بھی بہت سے رسول گزر چکے تھے اور اُن کی والدہ (مریم) صدیقہ تھیں‘‘۔ (المائدۃ : 75)

قرآنِ حکیم میں انبیاء کی عظمت بیان کرتے ہوئے اُن کی ازواج کی بھی عظمت کا ذکر کیا گیا :

اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ ۭ (الاحزاب : 6)

‘‘نبی ﷺ مومنوں کے لئے اپنی جانوں سے بڑھ کر عزیز ہیں اور آپؐ کی ازواج اُن کی مائیں ہیں‘‘۔

وَمَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تُؤْذُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَلَآ اَنْ تَنْكِحُوْٓا اَزْوَاجَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖٓ اَبَدًا ۭ اِنَّ ذٰلِكُمْ كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ عَظِيْمًا ﴿﴾ (الاحزاب : 53)

‘‘اور تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ تم اللہ کے رسولؐ کو دکھ دو اور نہ یہ کہ اُن کی ازواج سے کبھی بھی اُن کے بعد نکاح کرو۔ بے شک یہ اللہ کے نزدیک بڑی (گناہ کی) بات ہے‘‘۔

سورۂ احزاب آیت 33 میں نبی اکرم ﷺ اور ازواجِ مطہراتؓ سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا :

اِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا ﴿﴾

‘‘بے شک اللہ چاہتا ہے اے اہلِ بیت! کہ تم سے ہر طرح کی نجاست (ظاہری و معنوی) دُور کر دے اور تمہیں بالکل پاک وصاف کر دے‘‘۔

جب فرشتوں نے حضرت ابراہیمؑ کو حضرت اسحاقؑ کی ولادت کی بشارت دی تو اُن کی زوجہ نے تعجب کیا کہ میرے شوہر بوڑھے اور میں بانجھ ہوں تو میرے ہاں بیٹا کیسے پیدا ہوگا؟ اِس پر فرشتوں نے اُنہیں بھی اللہ کی رحمت و برکت کی نوید اس طرح دی :

اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ ۭ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ﴿﴾ (ہود : 73)

‘‘کیا آپ اللہ کی قدرت سے تعجب کرتی ہیں؟ اے اہلِ بیت! آپ پر اللہ کی رحمت اور اُس کی برکتیں ہیں۔ بے شک وہ (اللہ) تعریف کیا ہوا بزرگی والا ہے‘‘۔

خواتین کے علیحدہ تشخص کا ذکر

قرآنِ حکیم واضح کرتا ہے کہ اللہ کی بارگاہ میں خواتین اپنے شوہروں کے تابع نہیں بلکہ علیحدہ تشخص کی حامل ہوں گی۔ ممکن ہے کہ شوہر جنت میں جائے لیکن اُس کی بیوی جہنم میں۔ اِس

کی مثال سورہ ٔ تحریم آیت **10** میں اِس طرح دی گئی :

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوا امْرَاَتَ نُوْحٍ وَّامْرَاَتَ لُوْطٍ ؕ كَانَتَا تَحْتَ عَبْدَیْنِ مِنْ عِبَادِنَا صٰلِحَیْنِ فَخَانَتٰهُمَا فَلَمْ یُغْنِیَا عَنْهُمَا مِنَ اللّٰهِ شَیْـًٔا وَّقِیْلَ ادْخُلَا النَّارَ مَعَ الدّٰخِلِیْنَ ۝

''اللہ نے کافروں کے لئے نوحؑ کی بیوی اور لُوطؑ کی بیوی کی مثال بیان فرمائی۔ دونوں ہمارے دو نیک بندوں کے گھر میں تھیں اور دونوں نے اپنے شوہروں سے خیانت کی تو وہ اللہ کے مقابلے میں اُن عورتوں کے کچھ بھی کام نہ آئے اور اُن کو حکم دیا گیا کہ داخل ہو جاؤ دوزخ میں داخل ہونے والوں کے ساتھ''۔

اِسی طرح اِس کا بھی امکان ہے کہ شوہر جہنم میں ہو لیکن اُس کی بیوی جنت میں ہو۔ اِس کے لئے سورۂ تحریم آیت **11** میں فرعون اور اُس کی بیوی حضرت آسیہ سلام علیہا کی مثال دی گئی :

وَضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَاَتَ فِرْعَوْنَ اِذْ قَالَتْ رَبِّ ابْنِ لِیْ عِنْدَكَ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ وَنَجِّنِیْ مِنْ فِرْعَوْنَ وَعَمَلِهٖ وَنَجِّنِیْ مِنَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِیْنَ ۝

''اور اللہ نے مومنوں کے لئے فرعون کی بیوی کی مثال بیان فرمائی جبکہ اُس نے التجا کی اے میرے رب میرے لئے جنت میں اپنے پاس ایک گھر بنا اور مجھے نجات عطا فرما فرعون اور اُس کے (سیاہ) اعمال سے اور مجھے نجات عطا فرما ظالم قوم سے''۔

نیکیوں کے اعتبار سے مردوں اور خواتین کی یکساں اہمیت

اللہ نے مردوں اور خواتین کے یکساں مطلوبہ اوصاف اِس طرح بیان فرمائے :

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْقٰنِتِیْنَ وَالْقٰنِتٰتِ وَالصّٰدِقِیْنَ وَالصّٰدِقٰتِ وَالصّٰبِرِیْنَ وَالصّٰبِرٰتِ وَالْخٰشِعِیْنَ وَالْخٰشِعٰتِ وَالْمُتَصَدِّقِیْنَ وَالْمُتَصَدِّقٰتِ وَالصَّآئِمِیْنَ وَالصّٰٓئِمٰتِ وَالْحٰفِظِیْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحٰفِظٰتِ وَالذّٰكِرِیْنَ اللّٰهَ كَثِیْرًا وَّالذّٰكِرٰتِ اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا

عَظِیْمًا ۝ (الاحزاب : **35**)

''بے شک فرمانبردار مرد اور فرمانبردار خواتین، ایمان رکھنے والے مرد اور ایمان رکھنے والی خواتین، تابعدار مرد اور تابعدار خواتین، سچے مرد اور سچی خواتین، صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی خواتین، عاجزی اختیار کرنے والے مرد اور عاجزی اختیار کرنے والی خواتین، صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والی خواتین، روزے رکھنے والے مرد اور روزے رکھنے والی خواتین، اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والے مرد اور اپنی عصمت کی حفاظت کرنے والی خواتین، اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والی خواتین، اللہ نے اُن کے لئے مغفرت اور بڑا اجر تیار کر رکھا ہے''۔

خدمتِ دین کے مشن میں مرد اور خواتین کو ایک دوسرے کا پشت پناہ قرار دیا گیا :

وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُؤْمِنٰتُ بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ یَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوةَ وَیُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَیُطِیْعُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ؕ اُولٰٓئِكَ سَیَرْحَمُهُمُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ (التوبہ: **71**)

''اور مومن مرد اور مومن خواتین ایک دوسرے کے ساتھی ہیں کہ اچھے کام کرنے کو کہتے اور بُری باتوں سے منع کرتے اور نماز پڑھتے اور زکوٰۃ دیتے اور اللہ اور اس کے رسولؐ کی اطاعت کرتے ہیں یہی لوگ ہیں جن پر اللہ رحم کرے گا۔ بے شک اللہ غالب حکمت والا ہے''۔

اللہ کے رسول ﷺ مردوں کی طرح خواتین سے بھی بیعت لے کر اُنہیں نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں شرکت کا احساس دلاتے تھے :

یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ یُبَایِعْنَكَ عَلٰۤی اَنْ لَّا یُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَیْـًٔا وَّلَا یَسْرِقْنَ وَلَا یَزْنِیْنَ وَلَا یَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَلَا یَاْتِیْنَ بِبُهْتَانٍ یَّفْتَرِیْنَهٗ بَیْنَ اَیْدِیْهِنَّ وَاَرْجُلِهِنَّ وَلَا یَعْصِیْنَكَ فِیْ مَعْرُوْفٍ فَبَایِعْهُنَّ وَاسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝ (الممتحنة : **12**)

''اے نبیؐ! جب آپؐ کے پاس مومن خواتین اس بات پر بیعت کرنے آئیں کہ اللہ کے ساتھ نہ تو شرک کریں گی، نہ چوری کریں گی، نہ بدکاری کریں گی، نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی، نہ اپنے ہاتھ پاؤں سے کوئی بہتان اُٹھائیں گی (یعنی نہ کسی پر تہمت لگائیں گی) اور نہ نیک کاموں میں آپؐ کی نافرمانی کریں گی تو اُن سے بیعت لے لیجئے اور اُن کے لئے اللہ سے بخشش مانگئے۔ بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

آخرت میں اجر و ثواب کے اعتبار سے یکساں اہمیت

خاندان کے ادارے کو ایک نظم کے تحت چلانے کے لئے اللہ نے شوہر کو بیوی پر ایک درجہ فوقیت دی ہے لیکن یہ فوقیت صرف دنیا کی حد تک ہے۔ روزِ قیامت اجر کے حصول کے لئے دونوں کے پاس عمل کرنے کا کھلا میدان ہے۔ جو زیادہ نیکیاں کرے گا وہ آگے نکل جائے گا۔ ارشاداتِ باری تعالیٰ ہیں :

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا ؕ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ ؕ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ ؕ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۝ (النساء : 32)

''مردوں کو اُن کاموں کا ثواب ہے جو اُنہوں نے کئے اور خواتین کو اُن کاموں کا ثواب ہے جو اُنہوں نے کئے اور اللہ سے اُس کا فضل (و کرم) مانگتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے''۔

وَمَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ مِنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِكَ يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا ۝ (النساء : 124)

''اور جو نیک کام کرے گا مرد ہو یا عورت اور وہ صاحبِ ایمان بھی ہو تو ایسے لوگ جنت میں داخل ہوں گے اور اُن کی تل برابر بھی حق تلفی نہ کی جائے گی''۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ

وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (النحل : 97)

''جس کسی نے اچھا عمل کیا خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور وہ صاحبِ ایمان بھی ہو، ہم اُسے لازماً دیں گے بہت ہی پاکیزہ زندگی (دنیا میں) اور ہم ضرور دیں گے (آخرت میں) اُن کا اجر، اُن کے بہترین اعمال کی مناسبت سے''۔

اَنِّيْ لَآ اُضِيْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى ۚ بَعْضُكُمْ مِّنْۢ بَعْضٍ ۚ

''میں کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں کرتا خواہ وہ مرد ہو یا عورت۔ تم ایک ہی نوع سے ہو''۔ (آلِ عمران : 195)

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ (التوبہ : 72)

''اللہ نے مومن مردوں اور مومن خواتین سے اُن باغات کا وعدہ کیا ہے جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہیں۔ (وہ) اُن میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور رہنے والے باغات میں پاکیزہ گھروں کا (وعدہ کیا ہے) اور اللہ کی رضامندی تو سب سے بڑھ کر ہے۔ یہی بڑی کامیابی ہے''۔

يَوْمَ تَرَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ يَسْعٰى نُوْرُهُمْ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَبِاَيْمَانِهِمْ بُشْرٰىكُمُ الْيَوْمَ جَنّٰتٌ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

''(اے نبیؐ) اُس روز آپؐ دیکھیں گے اہلِ ایمان مردوں اور خواتین کو دوڑتا ہوگا اُن کا نور اُن کے سامنے اور داہنی طرف۔ (کہا جائے گا) بشارت ہو تمہیں اُن باغات کی بہتی ہیں جن کے نیچے سے نہریں۔ ہمیشہ رہنے والے ہوں گے اُن (باغات) میں۔ وہی ہے شاندار کامیابی''۔ (الحدید : 12)

بعض خواتین کے لئے خصوصی اعزاز

حضرت موسیٰؑ کی والدہ پر اللہ کی خصوصی عنایات کا نزول ہوا :

وَاَوْحَیْنَآ اِلٰٓی اُمِّ مُوْسٰٓی اَنْ اَرْضِعِیْهِ ۚ فَاِذَا خِفْتِ عَلَیْهِ فَاَلْقِیْهِ فِی الْیَمِّ وَلَا تَخَافِیْ وَلَا تَحْزَنِیْ ۚ اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَیْكِ وَجَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ﴿﴾ (القصص : 7)

''اور ہم نے موسیٰؑ کی والدہ کو سمجھایا کہ موسیٰؑ کو دودھ پلاتی رہو، جب تمہیں موسیٰؑ کے بارے میں (قتل کیے جانے کا) خوف تو اُسے دریا میں ڈال دینا اور نہ خوف کرنا اور نہ رنج، ہم اُسے تمہارے پاس واپس پہنچا دیں گے اور (پھر) اُسے رسول بنا دیں گے''۔

وَاَصْبَحَ فُؤَادُ اُمِّ مُوْسٰی فٰرِغًا ؕ اِنْ كَادَتْ لَتُبْدِیْ بِهٖ لَوْلَآ اَنْ رَّبَطْنَا عَلٰی قَلْبِهَا لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿﴾ (القصص : 10)

''اور موسیٰؑ کی والدہ کا دل بے قرار ہو گیا، قریب تھا کہ وہ اُس (رسول بنانے والی بشارت) کو ظاہر کر دیتیں اگر ہم اُن کے دل کو مضبوط نہ کر دیتے تا کہ وہ رہیں مومنوں میں سے''۔

فَرَدَدْنٰهُ اِلٰٓی اُمِّهٖ كَیْ تَقَرَّ عَیْنُهَا وَلَا تَحْزَنَ وَلِتَعْلَمَ اَنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ ﴿﴾ (القصص : 13)

''تو ہم نے موسیٰؑ کو اُن کی والدہ کے پاس واپس پہنچا دیا تا کہ اُن کی آنکھیں ٹھنڈی ہوں اور وہ غم نہ کریں کھائیں اور جان لیں کہ اللہ کا وعدہ سچا ہے لیکن اکثر نہیں جانتے''۔

شیخ مدین کی صاحبزادی کے بیان کردہ حکیمانہ اصول کو قرآنِ حکیم میں قیامت تک کے لئے محفوظ کر کے سند عطا کر دی گئی :

یٰٓاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَیْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِیُّ الْاَمِیْنُ ﴿﴾ (القصص : 26)

''اے ابا جان! اِن کو ملازمت پر رکھ لیجئے کیونکہ بہتر ملازم جو آپ رکھیں وہ ہے جو قوت والا اور امانت دار ہو''۔

ایسی ہی سند ملکۂ سبا کے حکیمانہ قول کو بھی دی گئی :

اِنَّ الْمُلُوْكَ اِذَا دَخَلُوْا قَرْیَةً اَفْسَدُوْهَا وَجَعَلُوْٓا اَعِزَّةَ اَهْلِهَآ اَذِلَّةً ۚ وَكَذٰلِكَ یَفْعَلُوْنَ ﴿﴾ (النمل : 34)

''بلاشبہ بادشاہ جب کسی شہر میں داخل ہوتے ہیں تو اُسے تباہ کر دیتے ہیں اور وہاں کے عزت والوں کو ذلیل کر دیا کرتے ہیں اور اسی طرح یہ بھی کریں گے''۔

حضرت خولہ بنتِ ثعلبہؓ کی پکار عرش پر پہنچی اللہ نے سنی اور فوری جواب عطا فرمایا :

قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُكَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْٓ اِلَی اللّٰهِ ۖ وَاللّٰهُ یَسْمَعُ تَحَاوُرَكُمَا ؕ اِنَّ اللّٰهَ سَمِیْعٌۢ بَصِیْرٌ ﴿﴾ (المجادلہ : 1)

''اللہ نے سن لی اُس بندی کی بات جو آپؐ سے اپنے شوہر کے بارے میں بحث کرتی اور اللہ سے فریاد کرتی تھی اور اللہ تم دونوں کی گفتگو سن رہا تھا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ سب سنتا دیکھتا ہے''۔

خواتین کی عزتِ نفس کا احترام

سورۂ احزاب آیت 58 میں مرد اور عورت دونوں کی عزتِ نفس کا احترام نہ کرنے والوں کی مذمت کی گئی :

وَالَّذِیْنَ یُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَیْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِیْنًا ﴿﴾

''اور جو لوگ مومن مردوں اور مومن خواتین کو دکھ دیتے ہیں نہ کردہ گناہ کا الزام لگا کر تو اُنہوں نے اُٹھایا بہتان اور کیا بالکل واضح گناہ''۔

سورۂ قصص آیات 23 اور 24 میں احترامِ نسوانیت کا پاس رکھنے کے حوالے سے حضرتِ موسیٰؑ کا ایک واقعہ بیان کیا گیا :

وَلَمَّا وَرَدَ مَآءَ مَدْیَنَ وَجَدَ عَلَیْهِ اُمَّةً مِّنَ النَّاسِ یَسْقُوْنَ ۖ وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَاَتَیْنِ تَذُوْدٰنِ ۚ قَالَ مَا خَطْبُكُمَا ؕ قَالَتَا لَا نَسْقِیْ حَتّٰی یُصْدِرَ الرِّعَآءُ ۜ وَاَبُوْنَا شَیْخٌ كَبِیْرٌ ﴿﴾

فَسَقٰی لَهُمَا ثُمَّ تَوَلّٰی اِلَی الظِّلِّ فَقَالَ رَبِّ اِنِّیْ لِمَآ اَنْزَلْتَ اِلَیَّ مِنْ خَیْرٍ فَقِیْرٌ ۞

''اور جب وہ (یعنی حضرت موسیٰؑ) مدیَن کے پانی پلانے (کے مقام) پر پہنچے تو دیکھا کہ وہاں لوگ جمع ہیں (اور اپنے چوپایوں کو) پانی پلا رہے ہیں اور اُن کے ایک طرف دو خواتین کو دیکھا کہ رو کے کھڑی ہیں اپنی بکریوں کو۔ موسیٰؑ نے پوچھا تمہارا کیا معاملہ ہے؟ وہ بولیں کہ جب تک چرواہے چلے نہ جائیں ہم پانی نہیں پلا سکتیں اور ہمارے والد (یہ کام نہیں کر سکتے کیونکہ وہ) بڑی عمر کے بوڑھے ہیں''۔

سورۂ بقرۃ آیت **231** میں طلاق کے حوالے سے خواتین کو دکھ دینے کی ممانعت یوں بیان کی گئی :

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ ۠ وَّلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا ۚ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ وَلَا تَتَّخِذُوْٓا اٰيٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا ۡ وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَمَآ اَنْزَلَ عَلَيْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ يَعِظُكُمْ بِهٖ ۭ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۞

''اور جب تم بیویوں کو (ایک یا دو دفعہ) طلاق دے چکو اور اُن کی عدت پوری ہونے کو آئے تو اُنہیں یا تو حسنِ سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا بطریقِ شائستہ رخصت کر دو اور اِس نیت سے اُن کو نکاح میں نہ رکھو کہ اُنہیں تکلیف دو اور اُن پر زیادتی کرو اور جو ایسا کرے گا وہ اپنا ہی نقصان کرے گا اور اللہ کے احکام کو مذاق اور کھیل نہ بنالو اور یاد رکھو وہ نعمتیں جو اللہ نے تمہیں بخشی ہیں اور تم پر جو کتاب اور دانائی کی باتیں نازل کی ہیں (انہیں بھی یاد رکھو) جن سے وہ تمہیں نصیحت فرماتا ہے اور اللہ کی نافرمانی سے بچو اور جان رکھو کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز سے واقف ہے''۔

اللہ نے خواتین کو زبردستی وراثت میں رکھنے سے فرمایا :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا ۭ وَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ لِتَذْهَبُوْا بِبَعْضِ مَآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ۚ (النساء : **19**)

''مومنو! تم کو جائز نہیں کہ زبردستی خواتین کے وارث بن جاؤ اور (دیکھنا) اُنہیں (گھروں

میں) مت روک رکھنا اِس نیت سے کہ جو کچھ تم نے اُن کو دیا ہے اُس میں سے کچھ لے لو۔ ہاں اگر وہ کھلے طور پر بدکاری کی مرتکب ہوں (تو روکنا نامناسب نہیں)''۔

خواتین کے وارث بن جانے سے مراد یہ ہے کہ اپنے مالی مفادات کی خاطر خواتین کو زبردستی نکاح میں رکھنا، بیٹی یا بہن کا نکاح نہ ہونے دینا یا کہیں بالجبر نکاح کر دینا اور سوتیلی بیوہ ماں کو گھر میں رو کے رکھنا۔

قرآنِ حکیم نے ایسے لوگوں کے لئے شدید وعیدیں بیان کیں جو خواتین پر تہمت لگاتے ہیں :

وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا ۚ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۞ (النور : **4**)

''اور جو لوگ پاکباز خواتین پر بدکاری کا الزام لگائیں اور اِس پر چار گواہ نہ لائیں تو اُن کو اَسی کوڑے مارو اور آئندہ کبھی بھی اُن کی شہادت قبول نہ کرو اور یہی بدکردار ہیں''۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ الْغٰفِلٰتِ الْمُؤْمِنٰتِ لُعِنُوْا فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۞ يَّوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۞

''جو لوگ پاکباز اور بُرے کاموں سے بے خبر مومن خواتین پر بدکاری کی تہمت لگاتے ہیں اُن پر دنیا و آخرت (دونوں) میں لعنت ہے اور اُن کو (قیامت کے روز) سخت عذاب ہوگا۔ جس دن اُن کی زبانیں اور ہاتھ اور پاؤں اُن کے خلاف اُن کاموں کی گواہی دیں گے جو وہ کرتے رہے''۔ (النور : **23-24**)

اِسی حوالے سے سورۂ نور کے دوسرے رکوع میں حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے والوں کی بھی شدید الفاظ میں مذمت کی گئی۔

حفاظتِ ناموسِ زن

حفاظتِ ناموسِ زن کے لئے قرآنِ حکیم میں بے حیائی اور فحاشی کی سختی سے ممانعت آئی ہے۔ اِس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ بے حیائی اور فحاشی کا فروغ خواتین کے ساتھ ظلم اور زیادتی ہے اور

اللہ ظلم اور زیادتی کو پسند نہیں فرماتا۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

وَاِذَا فَعَلُوْا فَاحِشَةً قَالُوْا وَجَدْنَا عَلَيْهَآ اٰبَائَنَا وَاللّٰهُ اَمَرَنَا بِهَا ؕ قُلْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَاْمُرُ بِالْفَحْشَآءِ ؕ اَتَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۞ قُلْ اَمَرَ رَبِّىْ بِالْقِسْطِ

''اور وہ جب بھی کسی کھلی بے حیائی کا ارتکاب کرتے ہیں تو کہتے ہیں ہم نے اِس پر پایا اپنے آباء واجداد کو اور اللہ نے ہمیں اِس کا حکم دیا ہے۔ (اے نبیؐ) کہہ دیجئے بے شک اللہ بے حیائی کا حکم نہیں دیتا، کیا تم اللہ کے بارے میں بغیر علم کے باتیں منسوب کررہے ہو۔ (اے نبیؐ) کہہ دیجئے میرا رب تو عدل کا حکم دیتا ہے''۔ (الاعراف : 28-29)

بے حیائی خواتین کے ساتھ اِس اعتبار سے ظلم اور زیادتی ہے کہ اِس سے عورت کا تقدس اور وقار مجروح ہوتا ہے اور بے حیا عورت ایک شخص کو اپنی طرف مائل کر کے اُس کی بیوی کے حق پر ڈاکہ ڈالتی ہے۔

قرآنِ حکیم میں کئی بار خواتین کے لئے پاکیزہ کردار کا ذکر کیا گیا تاکہ خواتین کے ناموس کی حفاظت کی جاسکے۔ امت کی ماؤں اور اُن کے توسط سے امت کی بیٹیوں کے لئے کو ہدایت دی گئی :

وَقَرْنَ فِىْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى (الاحزاب : 33)

'' اپنے گھروں میں وقار کے ساتھ رہو اور دورِ جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو''۔

وَاِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَاسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ ؕ ذٰلِكُمْ اَطْهَرُ لِقُلُوْبِكُمْ وَقُلُوْبِهِنَّ (الاحزاب : 53)

'' اور جب تمہیں نبی اکرم ﷺ کی بیویوں سے کچھ مانگنا ہو تو پردے کے پیچھے سے مانگا کرو۔ یہ تمہارے اور اُن کے دلوں کیلئے بہت پاکیزگی کی بات ہے''۔

يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَبَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ

جَلَابِيْبِهِنَّ ؕ ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَنْ يُّعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا

''اے نبی ﷺ اپنی بیویوں' بیٹیوں اور مسلمان خواتین سے کہہ دو کہ اپنے اوپر اپنی چادروں کا پلو لٹکا لیا کریں۔ یہ زیادہ مناسب ہے تاکہ وہ پہچان لی جائیں اور اُنہیں ستایا نہ جائے۔ اللہ تعالیٰ بخشنے والا مہربان ہے''۔ (الاحزاب : 59)

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ؕ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِىْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِىْٓ اَخَوٰتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِى الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ ؕ وَتُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۞ (النور : 27)

'' اور اے نبی ﷺ! مومن خواتین سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور خواتین اپنی زیب وزینت کسی پر ظاہر نہ کیا کریں سوائے اُس کے جو از خود (بغیر اُن کے اختیار کے) ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈال لیں اور اپنی زیب وزینت ظاہر نہ کیا کریں سوائے اپنے شوہروں اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور شوہروں کے بیٹوں اور اپنے بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی جان پہچان کی خواتین اور اپنی کنیزوں وغلاموں کے نیز اُن خدام کے جو خواتین سے کوئی غرض نہیں رکھتے یا ایسے بچوں سے جو خواتین کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہیں ہوئے اور اپنے پاؤں (اِس طرح زمین پر) نہ ماریں کہ اُن کی پوشیدہ زینت (زیور کی جھنکار) ظاہر ہو جائے اور مومنو! سب اللہ کے حضور توبہ کرو تاکہ تم فلاح پاؤ''۔

شیخِ مدین کی صاحبزادی کے ذکر میں خاص طور پر اُن کی باحیا چال کو نمایاں کیا گیا :

فَجَآءَتۡهُ اِحۡدٰىهُمَا تَمۡشِیۡ عَلَی اسۡتِحۡيَآءٍ (القصص : 25)

'' تو اُن دو لڑکیوں میں سے ایک اُن کے پاس آئی ، وہ چل رہی تھی شرماتی ہوئی ''۔

قرآنِ حکیم میں اہلِ جنت کی خواتین کا پاکیزہ طرزِ عمل بار بار بیان کیا گیا :

وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِيۡنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ ۝

'' اور اُن کے پاس بڑی بڑی آنکھوں والی بیویاں ہوں گی جو نگاہیں نیچی رکھتی ہوں گی ، گویا وہ اُن انڈوں کی طرح ہیں جو چھپائے جاتے ہیں ''۔ (الصافات : 48-49)

فِيۡهِنَّ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ ۙ لَمۡ يَطۡمِثۡهُنَّ اِنۡسٌ قَبۡلَهُمۡ وَلَا جَآنٌّ ۝ (الرحمٰن : 56)

'' اُن (باغات) میں نیچی نگاہ والی بیویاں ہیں جن کو اہلِ جنت سے پہلے نہ کسی انسان نے ہاتھ لگایا اور نہ کسی جن نے ''۔

حُوۡرٌ مَّقۡصُوۡرٰتٌ فِی الۡخِيَامِ ۝ (الرحمٰن : 72)

'' (وہ) حوریں (ہیں جو) خیموں میں رکی ہوئی ہیں ''۔

وَحُوۡرٌ عِيۡنٌ ۝ كَاَمۡثَالِ اللُّؤۡلُؤِ الۡمَكۡنُوۡنِ ۝ (الواقعہ : 22-23)

'' اور بڑی بڑی آنکھوں والی حوریں ہیں جیسے حفاظت سے چھپائے ہوئے موتی ''۔

ماں کی حیثیت سے احترام

قرآنِ حکیم میں والدین کے حقوق کے بیان میں ماں کے ذکر کو خصوصی اہمیت دی گئی :

وَوَصَّيۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَيۡهِ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ وَهۡنًا عَلٰی وَهۡنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیۡ عَامَيۡنِ اَنِ اشۡكُرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَيۡكَ اِلَیَّ الۡمَصِيۡرُ ۝ (لقمان : 14)

'' اور ہم نے انسان کو وصیت کی اُس کے والدین کے بارے میں ، اٹھایا اُس کو اُس کی ماں نے تکلیف پر تکلیف جھیل کر اور اُس کا دودھ چھڑانا ہے دو سالوں میں کہ کر شکر میرا اور اپنے والدین کا ، میرے پاس ہی لوٹنا ہے ''۔

وَوَصَّيۡنَا الۡاِنۡسَانَ بِوَالِدَيۡهِ اِحۡسٰنًا ؕ حَمَلَتۡهُ اُمُّهٗ كُرۡهًا وَّوَضَعَتۡهُ كُرۡهًا ؕ وَحَمۡلُهٗ وَفِصٰلُهٗ ثَلٰثُوۡنَ شَهۡرًا ؕ حَتّٰۤی اِذَا بَلَغَ اَشُدَّهٗ وَبَلَغَ اَرۡبَعِيۡنَ سَنَةً ۙ قَالَ رَبِّ اَوۡزِعۡنِیۡۤ اَنۡ اَشۡكُرَ نِعۡمَتَكَ الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتَ عَلَیَّ وَعَلٰی وَالِدَیَّ وَاَنۡ اَعۡمَلَ صَالِحًا تَرۡضٰىهُ وَاَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّيَّتِیۡ ۚ اِنِّیۡ تُبۡتُ اِلَيۡكَ وَاِنِّیۡ مِنَ الۡمُسۡلِمِيۡنَ ۝ (الاحقاف : 15)

'' اور ہم نے انسان کو وصیت کی اُس کے والدین کے بارے میں حسنِ سلوک کی ، اُس کی ماں نے اُس کو اُٹھایا تکلیف سے اور تکلیف ہی سے جنم دیا اور اُس کا اُٹھانا اور دودھ چھڑانا تیس مہینوں میں ہوتا ہے ، یہاں تک کہ جب وہ پہنچا اپنی پختگی کو اور ہوا چالیس برس کا تو دعا کی اے میرے پروردگار ! مجھے توفیق دے کہ میں شکر کروں تیرے اُس احسان کا جو تو نے مجھ پر کیا اور میرے ماں باپ پر کیا اور مجھے توفیق دے کہ میں وہ اچھا عمل کروں جس سے تو راضی ہو جائے اور میرے لئے میری اولاد کی اصلاح فرما دے ، میں تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور میں فرمانبردار ہوں ''۔

بیوی کی حیثیت سے حقوق

قرآنِ حکیم بیوی اور شوہر کو ایک دوسرے کی یکساں ضرورت قرار دیتا ہے :

هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمۡ وَاَنۡتُمۡ لِبَاسٌ لَّهُنَّ (البقرۃ : 187)

'' وہ تمہارے لئے لباس ہیں اور تم اُن کے لئے لباس ہو ''۔

لباس انسان کی ضرورت ہے ، اُس سے انسان سکون محسوس کرتا ہے اور وہ انسان کے جسمانی رازوں سے واقف ہوتا ہے۔ بالکل یہی کیفیت شوہر اور بیوی کی باہمی طور پر ہوتی ہے۔

قرآنِ حکیم واضح کرتا ہے کہ بیویوں کے حقوق بھی ہیں جیسے اُن کے فرائض ہیں :

وَلَهُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَيۡهِنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ (البقرۃ : 228)

'' اور (مردوں پر) خواتین کے حقوق بھی ہیں جیسے کہ اُن پر (مردوں کے لئے) فرائض ہیں ''۔

بیویوں سے حسنِ سلوک کی ہدایت قرآنِ حکیم میں اِس طرح بیان ہوئی :

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ فَاِنْ كَرِهْتُمُوْهُنَّ فَعَسٰٓى اَنْ تَكْرَهُوْا شَيْئًا
وَّيَجْعَلَ اللّٰهُ فِيْهِ خَيْرًا كَثِيْرًا ۝ (النساء : 19)

''اور بیویوں کے ساتھ اچھی طرح سے رہو۔ پھر اگر وہ تمہیں ناپسند ہوں تو ممکن ہے کہ تم کسی چیز کو ناپسند کرو اور اللہ اُس میں بہت سی بھلائی پیدا فرمادے''۔

وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْۢ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَآ اَنْ يُّصْلِحَا
بَيْنَهُمَا صُلْحًا ۭ وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ۭ وَاُحْضِرَتِ الْاَنْفُسُ الشُّحَّ ۭ وَاِنْ تُحْسِنُوْا
وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرًا ۝ (النساء : 128)

''اور اگر کسی خاتون کو اپنے خاوند کی طرف سے زیادتی یا بے رغبتی کا اندیشہ ہو تو اُن دونوں پر کچھ گناہ نہیں کہ باہمی اتفاق سے صلح کر لیں اور صلح ہی بہتر ہے، اور جی میں لالچ تو رہتی ہی ہے اور اگر تم حسنِ سلوک کرو اور اللہ کی نافرمانی سے بچو تو اللہ باخبر ہے اُس سے جو کچھ تم کر رہے ہو''۔

قرآنِ حکیم ایک سے زیادہ بیویوں کی صورت میں ہر ایک سے عدل کو لازم قرار دیتا ہے :

وَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تُقْسِطُوْا فِي الْيَتٰمٰى فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاۗءِ مَثْنٰى
وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ ۚ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ۭ
ذٰلِكَ اَدْنٰٓى اَلَّا تَعُوْلُوْا ۝ (النساء : 3)

''اور اگر تم کو اِس بات کا خوف ہو کہ یتیم لڑکیوں کے بارے میں عدل نہ کر سکو گے تو اُن کے سوا جو خواتین تمہیں پسند ہیں اُن سے نکاح کر لو دو دو اور تین تین اور چار چار اور اگر اِس بات کا اندیشہ ہو کہ (سب بیویوں سے) یکساں سلوک نہ کر سکو گے تو ایک بیوی ہی (کافی ہے)''۔

وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْٓا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاۗءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلَا تَمِيْلُوْا

كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ ۭ وَاِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا ۝ (النساء : 129)

''اور تم خواہ کتنا ہی چاہو، بیویوں میں ہرگز برابری نہیں کر سکو گے تو ایسا بھی نہ کرنا کہ ایک ہی کی طرف مائل ہو جاؤ اور دوسری کو (ایسی حالت میں) چھوڑ دو کہ درمیان میں لٹک رہی ہے اور اگر آپس میں موافقت کر لو اور اللہ کی نافرمانی سے بچو تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے''۔

بیویوں کو مہر کی ادائیگی کی تاکید قرآنِ حکیم میں اِن الفاظ میں آئی :

وَاٰتُوا النِّسَاۗءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً (النساء : 4)

''اور بیویوں کو اُن کے مہر خوشی سے دے دیا کرو''۔

فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً (النساء : 24)

''تو جن بیویوں سے تم تعلق قائم کر لو پھر اُن کا مقرر کیا ہوا مہر ادا کر دو''۔

خاندان آباد رکھنے کے لئے ہدایات

اللہ تعالیٰ پسند فرماتا ہے کہ خاندان آباد رہے اور نوبت طلاق تک نہ پہنچے۔ اگر شوہر بیوی میں اتفاق نہ ہو تو طلاق سے قبل اللہ چار ہدایات پر عمل کا حکم دیتا ہے :

وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ وَاهْجُرُوْهُنَّ فِي الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْهُنَّ ۚ فَاِنْ
اَطَعْنَكُمْ فَلَا تَبْغُوْا عَلَيْهِنَّ سَبِيْلًا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝ وَاِنْ خِفْتُمْ شِقَاقَ
بَيْنِهِمَا فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا ۚ اِنْ يُّرِيْدَآ اِصْلَاحًا يُّوَفِّقِ اللّٰهُ
بَيْنَهُمَا ۭ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا خَبِيْرًا ۝ (النساء : 34 - 35)

''اور جن بیویوں کی نسبت تمہیں اندیشہ ہو کہ وہ نافرمانی کریں گی تو (پہلے) اُن کو سمجھاؤ۔ (اگر نہ سمجھیں تو) پھر (دوسرا یہ کہ) اُن کو بستروں سے علیحدہ کر دو۔ (اگر اِس پر بھی باز نہ آئیں) تو (تیسرا یہ کہ) اُن کی سرزنش کرو۔ پھر اگر تمہارا کہنا مانیں تو پھر اُن کے خلاف کوئی بہانہ مت

ڈھونڈو۔ بلاشبہ اللہ بلند و بالا بڑائی والا ہے۔ اور اگر تمہیں اندیشہ محسوس ہو اُن کے درمیان ضد ہے تو (چوتھا یہ ہے کہ) مقرر کرو ایک منصف شوہر کے خاندان میں سے اور ایک منصف بیوی کے خاندان میں سے۔ وہ اگر صلح چاہیں گے تو اللہ اُن میں موافقت پیدا کر دے گا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ سب کچھ جانتا اور سب باتوں سے باخبر ہے“۔

سورۂ بقرۃ آیت **232** میں آگاہ کیا گیا کہ اگر شوہر بیوی کو ایک یا دو طلاقیں دے اور عدت گزر جائے، پھر اگر وہ دونوں دوبارہ نکاح پر راضی ہوں تو اُن کو اِس سے روکنا جائز نہیں :

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ ﴿﴾

”اور جب تم بیویوں کو طلاق دو اور وہ عدت پوری کر لیں تو اُنہیں اپنے شوہروں کے ساتھ نکاح کرنے سے مت روکو جبکہ وہ آپس میں بھلے طور پر راضی ہوں۔ اِس (حکم) سے اُس شخص کو نصیحت کی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور روزِ آخرت پر یقین رکھتا ہے۔ یہ تمہارے لئے نہایت پاکیزہ اور ستھری بات ہے اور اللہ تعالیٰ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے“۔

سورۂ بقرۃ آیت **102** میں یہ مضمون آیا کہ دو فرشتے یہود کو جادو کا علم بطورِ آزمائش سکھاتے تھے اور یہ علم سیکھنے والے ایسا کر کے کفر کا ارتکاب کرتے تھے۔ مزید واضح کیا گیا کہ یہ علم وہی سیکھتے تھے جو شوہر اور بیوی کے درمیان پھوٹ ڈالنا چاہتے تھے۔ اللہ نے خاندان اجاڑنے کی کوشش کرنے والے ان بدبختوں کی اِس طرح مذمت فرمائی :

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَآ اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِى الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿﴾

”اور وہ دونوں (فرشتے) کسی کو کچھ نہیں سکھاتے تھے جب تک یہ نہ کہہ دیتے کہ ہم تو آزمائش (کا ذریعہ) ہیں تو تم کفر میں نہ پڑو۔ لوگ اُن سے ایسا جادو سیکھتے تھے جس سے شوہر اور بیوی میں جدائی ڈال سکیں اور اللہ کے حکم کے سوا وہ اس (جادو) سے کسی کا کچھ بھی نہیں بگاڑ سکتے تھے اور وہ کچھ ایسے (منتر) سیکھتے جو اُن کو نقصان ہی پہنچاتے اور فائدہ کچھ نہ دیتے اور وہ جانتے تھے کہ جو شخص اِس (جادو) کو سیکھے گا اُس کا آخرت میں کچھ حصہ نہیں اور بری شے ہے (وہ جادو) جس کے عوض اُنہوں نے اپنی جانوں کا سودا کیا۔ کاش وہ (اِس بات) کو جانتے“۔

مطلقہ خاتون کے حقوق

اگر کسی خاتون کو اُس کے شوہر نے طلاق دے دی تو قرآنِ حکیم حکم دیتا ہے کہ دورانِ عدت مطلقہ کو تمام سہولیات فراہم کی جائیں۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے :

يٰٓاَيُّهَا النَّبِىُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ ۚ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ لَا تَدْرِىْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ﴿﴾ (الطلاق : 1)

”اے نبیؐ! (مسلمانوں سے کہہ دیجئے) جب تم بیویوں کو طلاق دینے لگو تو اُن کو عدت کے لئے طلاق دو اور عدت کو پورا کرو اور اُس اللہ کی نافرمانی سے بچو جو تمہارا رب ہے۔ اُن کو (عدت کے دوران) گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلیں سوائے اِس کے کہ وہ کھلی بے حیائی کا ارتکاب کریں اور یہ اللہ کی حدیں ہیں اور جو اللہ کی حدوں سے تجاوز کرے گا وہ اپنے آپ پر ظلم کرے گا۔ تجھے کیا معلوم کہ شاید اللہ اس کے بعد کوئی نئی (ملاپ کی) صورت پیدا کر دے“۔

اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ

وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ وَاِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗٓ اُخْرٰى ﴿﴾ (الطلاق : 6)

''مطلقہ بیویوں کو (عدت کے دوران) اپنی حیثیت کے مطابق وہیں رکھو جہاں خود رہتے ہو اور اُن کو تنگ کرنے کے لئے تکلیف نہ دو اور اگر وہ حمل سے ہوں تو بچہ کی پیدائش تک خرچ دیتے رہو، پھر اگر وہ بچے کو تمہارے کہنے سے دودھ پلائیں تو اُن کو اِس کا صلہ دو اور باہم مشورہ کرو بھلے طریقہ سے اور اگر باہم دقت ہو تو بچے کو کوئی اور خاتون دودھ پلائے''۔

عدت کے بعد حکم یہ ہے کہ مطلقہ بیوی کو خوبصورت کے ساتھ رخصت کیا جائے :

وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ (البقرۃ : 231)

''اور جب تم بیویوں کو (ایک یا دو دفعہ) طلاق دے چکو اور اُن کی عدت پوری ہونے کو آئے تو انہیں یا تو حسنِ سلوک سے نکاح میں رہنے دو یا بطریقِ شائستہ رخصت کر دو''۔

رخصت کرتے ہوئے مطلقہ بیویوں سے مہر یا تحائف واپس لینا ہرگز جائز نہیں :

وَاِنْ اَرَدْتُّمُ اسْتِبْدَالَ زَوْجٍ مَّكَانَ زَوْجٍ ۙ وَّاٰتَيْتُمْ اِحْدٰىهُنَّ قِنْطَارًا فَلَا تَاْخُذُوْا مِنْهُ شَيْئًا ؕ اَتَاْخُذُوْنَهٗ بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا ﴿﴾ (النساء : 20)

''اور اگر تم ایک بیوی کو چھوڑ کر دوسری بیوی نکاح میں لانا چاہو اور پہلی بیوی کو بہت سا مال دے چکے ہو تو اُس میں سے کچھ مت لینا۔ بھلا تم ناجائز طور پر اور صریح ظلم سے اپنا مال اُس سے واپس لو گے؟''

اِس کے برعکس مطلقہ بیویوں کو تحائف دے کر رخصت کرنے کی ہدایت کی گئی :

وَلِلْمُطَلَّقٰتِ مَتَاعٌ ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ حَقًّا عَلَى الْمُتَّقِيْنَ ﴿﴾ (البقرۃ : 241)

''اور مطلقہ بیویوں کو بھی دستور کے مطابق مال و اسباب دینا چاہیئے۔ پرہیزگاروں پر یہ لازم ہے''۔

لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ۖۚ وَّمَتِّعُوْهُنَّ ۚ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ ۚ مَتَاعًا ۢ بِالْمَعْرُوْفِ ۚ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ﴿﴾ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ ؕ وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ؕ وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ﴿﴾

(البقرۃ : 236-237)

''اور تم پر کچھ گناہ نہیں اگر تم بیویوں کو رخصتی یا مہر مقرر کرنے سے پہلے طلاق دے دو۔ ہاں اُن کو دستور کے مطابق کچھ مال و اسباب ضرور دو۔ حیثیت والا اپنی حیثیت کے مطابق دے اور تنگدست اپنی گنجائش کے مطابق۔ نیک لوگوں پر یہ لازم ہے اور اگر تم بیویوں کو رخصتی سے پہلے طلاق دے دو لیکن مہر مقرر کر چکے ہو تو آدھا مہر دینا ہوگا۔ ہاں اگر وہ خود چھوڑ دیں یا وہ مرد جن کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے (اپنا حق) چھوڑ دیں (اور پورا مہر دیدیں تو اُن کو اختیار ہے) اور اگر تم مرد لوگ ہی اپنا حق چھوڑ دو تو یہ پرہیزگاری کی بات ہے اور آپس میں بھلائی کرنے کو فراموش نہ کرنا۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ تمہارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے''۔

عدت گزرنے کے بعد اگر مطلقہ بیوی بچے کو دودھ پلائے تو اُسے خرچ دینے کا حکم ہے :

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ؕ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ ؕ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا ۚ لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ ۢ بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ (البقرۃ : 233)

''اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں یہ (حکم) اُس شخص کے لئے ہے جو

پوری مدت تک دودھ پلوانا چاہے اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمے ہوگا۔ کسی شخص کو اُس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی (تو یاد رکھو کہ) نہ تو ماں کو اُس کے بچے کے سبب نقصان پہنچایا جائے اور نہ باپ کو اُس کی اولاد کی وجہ سے نقصان پہنچایا جائے''۔

بیٹی کی حیثیت سے شفقت

قرآنِ کریم نے بیٹی کی ولادت کو بشارت قرار دیا:

وَاِذَا بُشِّرَ اَحَدُهُمْ بِالْاُنْثٰى ظَلَّ وَجْهُهٗ مُسْوَدًّا وَّهُوَ كَظِيْمٌ ﴿﴾ (النحل : **58**)

''اور جب اُن میں سے کسی کو بیٹی (کے پیدا ہونے) کی بشارت دی جاتی ہے تو اُس کا چہرہ (غم کے سبب) سیاہ ہو جاتا ہے اور وہ جی ہی جی میں گھٹتا ہے''۔

قرآنِ حکیم زندہ درگور کی جانے والی بیٹی کا تذکرہ لرزا دینے والے اسلوب میں کرتا ہے:

وَاِذَا الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ﴿﴾ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ﴿﴾ (التکویر : **8 - 9**)

''اور جب اُس بچی سے جو زندہ دفنا دی گئی پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر قتل کی گئی؟''

خواتین کو وراثت دینے کی تاکید

قرآنِ حکیم نے خواتین کو وراثت میں سے حصہ دینے کی سختی سے تاکید کی:

لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ ۠ وَلِلنِّسَآءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا تَرَكَ الْوَالِدٰنِ وَالْاَقْرَبُوْنَ مِمَّا قَلَّ مِنْهُ اَوْ كَثُرَ ۭ نَصِيْبًا مَّفْرُوْضًا ﴿﴾ (النساء : **7**)

''مردوں کا حصہ ہے اُس مال میں سے جو والدین اور قرابت دار چھوڑ مریں اور خواتین کا بھی حصہ ہے اُس مال میں سے جو والدین اور قرابت دار چھوڑ مریں خواہ وہ تھوڑا ہو یا زیادہ۔ یہ حصے (اللہ کے) مقرر کئے ہوئے ہیں''۔

سورہ نساء آیات **11** اور **12** میں بیٹی، ماں، بیوی اور کلالہ کے لئے بہن کے وراثت میں حصے

متعین کیے گئے۔

کنیزوں کے حقوق

قرآنِ حکیم نے کنیزوں اور غلاموں کی آزادی کے حصول میں مدد کی تلقین کی:

وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا ڰ وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ (النور : **33**)

''اور جو غلام یا کنیز تم سے معاوضہ دے کر آزادی چاہیں اگر تم اُن میں نیکی پاؤ تو اُن کو آزاد کرنے کی بات طے کر لو اور اللہ نے جو مال تمہیں بخشا ہے اُس میں سے اُن کو بھی دو''۔

کنیزوں کو بدکاری کے لئے مجبور کرنے کی سختی سے ممانعت کی گئی:

وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۭ وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿﴾ (النور : **33**)

''اور اپنی کنیزوں کو دنیا کا فائدہ لینے کے لئے بدکاری پر مجبور نہ کرو جبکہ وہ پاک دامن رہنا چاہیں اور جو اُن کو مجبور کرے گا تو اللہ اُن کو مجبور کئے جانے کے بعد (اُن کے حق میں) بخشنے والا مہربان ہے''۔

ہمارا المیہ

قرآنِ حکیم بلاشبہ ہر اعتبار سے ہمارے لئے عادلانہ تعلیمات کا سرچشمہ ہے۔ ہمارا المیہ یہ ہے کہ ہم مختلف امور میں ہدایت و رہنمائی کے لئے قرآن کی طرف رجوع نہیں کرتے۔ اِس کا مرثیہ اقبال نے اپنی معرکۃ الآرا نظم ''ابلیس کی مجلسِ شوریٰ'' میں یوں بیان کیا:

جانتا ہوں میں یہ اُمت حاملِ قرآں نہیں ... ہے وہی سرمایہ داری بندۂ مومن کا دیں
جانتا ہوں میں کہ مشرق کی اندھیری رات میں ... بے یدِ بیضا ہے پیرانِ حرم کی آستیں
عصرِ حاضر کے تقاضاؤں سے ہے لیکن یہ خوف ... ہو نہ جائے آشکارا شرعِ پیغمبر کہیں

الحذر آئینِ پیغمبرؐ سے سو بار الحذر — حافظِ ناموسِ زن، مرد آزما، مرد آفریں
موت کا پیغام ہر نوعِ غلامی کے لئے — نے کوئی فغفور و خاقاں، نے فقیرِ رہ نشیں
کرتا ہے دولت کو ہر آلودگی سے پاک وصاف — منعموں کو مال و دولت کا بناتا ہے امیں!
اس سے بڑھ کر اور کیا فکر وعمل کا انقلاب — پادشاہوں کی نہیں، اللہ کی ہے یہ زمیں
چشمِ عالم سے رہے پوشیدہ یہ آئیں تو خوب — یہ غنیمت ہے کہ خود مومن ہے محرومِ یقیں
ہے یہی بہتر الٰہیات میں الجھا رہے — یہ کتابُ اللہ کی تاویلات میں الجھا رہے

اب اگر ہم قرآنِ حکیم کو چھوڑ کر حقوق وفرائض کے لئے کہیں اور سے رہنمائی لیں گے تو بلاشبہ یہ جاہلانہ طرزِ عملاور ہمارے ''محرومِ یقیں'' ہونے کا ثبوت ہوگا:

اَفَحُكۡمَ الۡجَاهِلِيَّةِ يَبۡغُوۡنَ ؕ وَمَنۡ اَحۡسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكۡمًا لِّقَوۡمٍ يُّوۡقِنُوۡنَ ۝

''کیا یہ زمانۂ جاہلیت کے حکم کے خواہشمند ہیں؟ اور جو یقین رکھتے ہیں ان کیلئے اللہ سے اچھا حکم کس کا ہے؟'' (المائدۃ: 50)

یہ اللہ کی ہدایت سے محرومی کی سزا ہے کہ ایک طرف دورِ جاہلیت کی طرح آج بھی خواتین ظلم، جبر، استحصال، توہین اور تذلیل کا شکار ہیں اور دوسری طرف مغربی تہذیب کے زیرِ اثر، آزادی، مساوات اور تحفظِ حقوق کے پرفریب نعروں کے ذریعہ اُنہیں دھوکہ دیا جا رہا ہے:

میں نے دیکھا ہے کہ فیشن میں الجھ کر اکثر
تم نے اسلاف کی عزت کے کفن بیچ دیے
نئی تہذیب کی بے روح بہاروں کے عوض
اپنی تہذیب کے شاداب چمن بیچ دیے

اللہ تعالیٰ ہمیں قرآنِ حکیم سے ہدایت حاصل کرنے، اِس ہدایت پر انفرادی زندگی میں عمل کرنے اور اجتماعی زندگی میں اِس کے نفاذ کے لئے مال و جان سے جہاد کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

اِرشادِ نبوی ﷺ

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ میرے پاس ایک عورت آئی اور اُس کے ساتھ اُس کی دو بیٹیاں تھیں۔ میرے پاس سوائے ایک کھجور کے کچھ اور نہ تھا۔ میں نے وہی اُسے دے دی۔ اُس نے اُسے تقسیم کر کے اپنی دونوں بچیوں کو دے دیا اور خود کچھ نہ کھایا۔ پھر وہ اُٹھ کر چلی گئی۔ جب نبی اکرم ﷺ ہمارے پاس آئے تو میں نے اُنہیں اِس واقعہ سے آگاہ کیا۔ اِس پر آپ ﷺ نے فرمایا ''جس پر اللہ تعالیٰ اِن بچیوں کی آزمائش ڈالتا ہے اور پھر وہ اُن سے حسنِ سلوک کرتا ہے تو وہ اُس کے لئے جہنم سے بچاؤ کا ذریعہ بن جائیں گی''۔

(بخاری، مسلم)

دیگر شہروں میں دفاتر کے پتے

1- **لاہور :** 67-A، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور

فون: 6316638 - 6366638 (042) فیکس: 6305110 (042)

ای میل: lahore@tanzeem.org

2- **اِسلام آباد :** مکان نمبر 20، گلی نمبر 1، فیض آباد ہاؤسنگ اسکیم، نزد فلائی اوور برج، 1-8/4

فون: 4434438(051) فیکس: 4435430(051)

ای میل: islamabad@tanzeem.org

3- **پشاور :** 18-A، ناصر مینشن، شوبہ بازار، ریلوے روڈ نمبر 2، پشاور

فون/فیکس: 214495 (091)

4- **نوشہرہ:** آفس نمبر 4، دوسری منزل، کنٹونمنٹ پلازہ، نزد بس اسٹینڈ

فون: 610250(0923) فیکس: 613532(0923)

ای میل: nowshera@tanzeem.org

5- **فیصل آباد:** P-157، صادق مارکیٹ، ریلوے روڈ، فیصل آباد

فون/فیکس: 624290 (041)

6- **ملتان :** قرآن اکیڈمی، 25 آفیسرز کالونی، ملتان فون/فیکس: 521070 (061)

7- **گوجرانوالہ:** خواجہ بلڈنگ، بیرون ایمن آبادی گیٹ، نزد شیرانوالہ باغ

فون: 271673 (0431)

8- **جھنگ :** مکان نمبر B-XII-1088/I، محلّہ چمن پورہ، جھنگ صدر

فون: 620637 (0471) فیکس: 614220 (0471)

9- **سکھر:** 7-A، ہاؤسنگ سوسائٹی، شکار پور روڈ، سکھر فون: 30641 (071)

10- **کوئٹہ:** 28 سید بلڈنگ، بالمقابل پبلک ہیلتھ اسکول، جناح روڈ فون: 842969(081)